ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اردو میں ماحولیاتی تنقید کے بنیادی مباحث کا تنقیدی جائزہ

A Critical Review of Basic Discussion of Environmental Criticism in Urdu

محمد اسحاق

پی ایچ۔ڈی اُردو (اسکالر)

اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

ڈاکٹر مظہر عباس

ایسوسی ایٹ پروفیسر (شعبہ اردو)

اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

ABSTRACT:

The living and non-living things on the planet are called environment. The interrelationship of natural and artificial things is called environment. The history of ecology is as old as man. Environmental criticism formally arose out of the devastation caused by World War II. Environmental criticism observes the symbols and value signals between nature and culture. It means that life speaks. Environmental criticism is the name of the study of mutual relations between literature and the physical environment. The creators are taking up the pen on the protection of nature, its sanctity and responsibilities. Romantic poets have promoted environmental criticism by using nature in their poetry. Compared to other branches of criticism, the development of environmental criticism was a little late. Urdu fiction played a role in the development of environmental criticism. Film industry, Urdu. Poetry, Urdu novels, Urdu drama, almost all literary genres have influenced environmental criticism to some extent. This effect has proved useful for Urdu literature to a great extent

.

KEY WORDS:

Enviornment, Environmental criticism, World War II, The physical environment. Romantic poets, Late arrival of Envirnmental Criticism, Urdu Fiction, Film Industry, Urdu Novel writing , Romantic Criticisim,

آغاز وارتقاء

کرہ ارض پر زندہ اور بے جان چیزیں مثلاً چرند، پرند، انسان، پیڑ پودے، زمین، ہوا، سورج، اور پانی موجود ہیں ان تمام اشیاء کو ماحول(Environment) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جو فطری اور قدرتی ہیں ۔ لیکن زمینی ماحولیاتی نظام (ایکو سسٹم) دو قسم کے عناصر قدرتی اور مصنوعی سے تشکیل پاتا ہے اور ان تمام قدرتی اور مصنوعی اشیاء کے باہمی رشتے کے تعلق کو ماحولیات کہا جاتا ہے۔ماحولیات، حیاتیات ہی کی ایک شاخ ہے۔ معروف محقق شمس الحق اپنی کتاب ماحولیات میں ایکالوجی کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ :

"ایکالوجی' یونانی زبان کا لفظ ہے یہ دو الفاظ سے مرکب ہے(oikos) جس کے معنی ہیں گھر اور(logos) جس کا مطلب ہے مطالعہ یعنی ایکالوجی اور گنزم یعنی حیات (خواہ حیوان ہو یا نباتات) کا اپنے ماحول سے متعلق کا مطالعہ انسان براہ راست یا بالواسطہ استفادہ کرتا ہے یا متاثر ہوتا ہے وہ ایکالوجی کے زمرے میں آئے گا"(1)

عصرِ حاضر میں اس لفظ کو کائناتی نظام کی تخلیق اور اس کے عملی نظام کے مطالعہ کے معنی میں استعمال کیا جا رہا ہے۔یعنی انسان کے ارد گرد کی وہ اشیاء جن سے بالواسطہ قدرتی اور فطری عناصر منسلک ہیں ماحول کے زمرے میں آئیں گی۔ماحول کے لیے انگریزی میں انوائرنمنٹ Environment کا لفظ استعمال ہوتا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

ہے یہ قدیم فرانسیسی زبان کے لفظ وائرونز Environner سے انگریزی میں آیا ہے۔ جس کے معنی گھیرنے کے ہیں۔ یہ بیشتر زبانوں میں ایک جدید اصطلاح کے طور پر برتی جاتی ہے۔اس کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے جرمن زبان میں (umwelt)،ہندی زبان میں (paryavaran)، ہسپانوی زبان میں (Medio ambiente)، جاپانی زبان میں (kankyo)اور عربی زبان میں (البیئۃ) جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

لفظ ماحولیات کو اگر فرہنگِ تلفظ میں دیکھیں تو اس کے معنٰی یوں درج ہیں:

"ماحولیات:("زمین کے آس پاس کی ہوا نیز روئے زمین کا بقائے انواع کے نقطہ نظر سے مطالعہ کا نام)۔" (2)

ماحولیاتی نظام، آزاد دائرۃ المعارف ویکیپیڈیا میں ماحولیات کی تعریف کچھ اس انداز سے کی گئی ہے۔

"ماحولیات حیاتیات کی ایک شاخ ہے۔ جس میں جانداروں کا ایک دوسرے اور ماحول کے مابین تفاعل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اصلاحات ایکولوجی (Ecology)اور انوائرنمنٹ(Environment)کا ایک ہی مطلب لیا جاتا ہے۔" (3)

سائنسی وفنی ڈکشنری میں ماحولیات(Ecology) کے معنی کچھ یوں درج کیے گئے ہیں:

Ecology: ماحولیات ایکو سے مراد مکان یا رہنے کی جگہ زندہ اشیاء کا مطالعہ ان کے گردو پیش کے حالات کے تعلق سے، مثال کے طور پر اس سوال کا جواب کہ بعض اقسام کے پودے صرف بعض مخصوص مقامات پر کیوں پیدا ہوتے ہیں۔(4)

ماحولیات سے مراد جانداروں کا ایسا مطالعہ ہے جو اپنے ماحول میں ایک مخصوص انداز سے رہتے ہیں اور باہم فائدہ حاصل کرتے ہیں جیسا کہ درخت کھانے پینے کی اشیاء فصلیں سبزیاں وغیرہ یہ بھی ماحولیات کا ہی حصہ ہیں کیونکہ انسان اور جانور مختلف نباتات اور زندہ اشیاء سے اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں اور کچھ جانور دوسرے جانوروں سے بھی اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں ۔ماحولیات کے مطالعے میں یہ سب چیزیں شامل ہیں جو ہمارے ارد گرد پائی جاتی ہیں ماحولیات میں میں ذی روح اور غیر ذی روح اشیاء کے مابین جو رابطے پائے جاتے ہیں ان کا مطالعہ کیا جاتا ہے کس طرح انسانی آبادیاں بنتی ہیں بڑھتی ہیں؟ اور ان میں مکانات کی تقسیم کس طرح جنم لیتی ہے اور ثقافت کس طرح پروان چڑھتی ہیں؟ یہ تمام ماحولیات کے زمرے میں شمار کی جاتی ہیں۔

بنی نوع انسان کی اکثریت ماحولیات کی اکالوجی اور انوائرنمنٹ ماحول کو ایک دوسرے کے ہم معنی خیال کرتے ہیں اور مترادف سمجھتے ہیں در حقیقت دونوں الفاظ ایک دوسرے کی ہم معانی نہیں بلکہ مختلف ہیں اکولوجی میں زندگی اور دنیاوی عناصر سے مستفید ہونے کی کیفیات پائی جاتی ہیں جبکہ انوائرنمنٹ میں جتنے بھی جاندار پائے جاتے ہیں ان کا ماحول کے ساتھ جو ناتا رشتہ ہے اس کو زیر بحث لایا جاتا ہے یعنی ماحولیات پر جو عوامل اپنے اثرات مرتب کرتے ہیں ان پر کس طرح کنڑول حاصل کرنا ہے اور ان کے نقصان دہ اثرات سے ماحول کو کس طرح محفوظ رکھنا ہے وغیرہ۔

آیئے ہم اب ماحولیاتی تنقید کو بطور ادبی اصطلاح معنی، مفہوم، آغاز وارتقاء کے حوالے سے مختلف ماہرین، مفکرین اور فلسفیوں کے افکار و نظریات سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات میں میں ماحولیات کی تعریف کچھ اس انداز سے درج ہے:

"ماحولیات جان داروں اور ان کے ارد گرد کی آب وہوا اور ماحول کے درمیان بننے والے رابطے اور تعلق کا مطالعہ ہے اسے ماحولیاتی حیاتیات بھی کہتے ہیں۔" (5)

ماحولیاتی فلسفہ کو بطور اصطلاح پہلی بار آرن نائس Arne Naess جو کہ ناروے کے فلسفی تھے انہوں نے 1972_ 1973 میں استعمال کیا ان کا کہنا ہے کہ:

"فلسفہ ماحولیات فطرت کی جبلی قدر پر اصرار کرتا ہے یہ مغربی فلسفے کی قائم کردہ انسان فطرت کی ثنویت کو ماحولیاتی بحران کا سبب قرار دیتا ہے اور اقدار کی بشر مرکزیت سے ماحول احساس نظام کی طرف شفٹ کا مطالبہ کرتا ہے۔"(6)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

ماحولیاتی تنقید کو بطور اصطلاح پہلی مرتبہ استعمال کا دعوی ولیم رو ئکرٹ نے 1978 میں اپنے مقالے "ادب اور ماحولیات: ماحولیاتی تنقید ایک تجربہ" میں کیا تھا۔
اس کے ساتھ ہی ماحولیاتی تنقید کو بطور اصطلاح استعمال کرنے کے بارے میں امریکی نقاد کارل کروبر کا دعوی بھی ہے ان کا مضمون " Home at Grasmere: Ecological Honlinem" جو 1947 میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں ماحولیاتی تنقید کو بطور اصطلاح استعمال کیا گیا تھا۔
ماحولیات کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی انسانی تاریخ۔ تخلیق انسان کی تاریخ کا مطا لعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ انسان نے جب اس زمین پر قدم رکھا تو جس چیز سے سب سے پہلے واقفیت حاصل کی وہ اس کا ماحول ہی تھا تو گو یا انسان اور ماحول کا رشتہ ازل سے ہے جو ابد تک رہے گا۔ دنیا کے ہر مذہب میں انسان اور ماحولیات کے تعلق کا ذکر موجود ہے اس کا تذکرہ ہم مثبت اور منفی دونوں پہلو سے کیا گیا ہے۔ انسان سے اپنے ماحول کو خوشگوار بھی بناتا ہے اور خراب بھی کرتا ہے۔
مغرب کے صنعتی انقلاب نے ایک طرف حضرتِ انساں کے لیے ترقی اور سہولتوں کا سامانِ فراواں پیدا کیا تو دوسری طرف اسی صنعتی انقلاب وہاں اس صنعتی انقلاب نے نظام فطرت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ۔
جس وقت ہم ماحولیاتی تنقید کے اغاز کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو انسان جب تخلیق کیا گیا تو جس چیز سے اس کا واسطہ پڑا وہ اس کا ماحول ہی تھا جب ہمیں اس تناظر میں دیکھتے ہیں تو ہمیں تمام مذہبی کتابوں میں ماحولیات کا ذکر ملتا ہے۔ مختلف مذاہب میں ماحولیات کے حوالے سے جو تعلیمات اور رہنمائی ملتی ہے اب ہم اس کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔
ہم شروعاًبدھ مذہب کی تعلیمات کا جائزہ لیتے ہیں بدھ مت مذہب کو تو گویا ماحولیاتی مذہب قرار دیا جاتا ہے مہاتما بودھ مذہب کے بانی ہیں ان کی محبت سے بھری پڑی ہے ہے ان کی پیدائش سے لے کر موت تک ماحولیات کی عکاسی ہے ہے پیدائش اور آواز نجات سب کے سب ماحولیات سے جڑے ہوئے ہیں ہیں اس کی پیدائش پارک میں ہوئی تھی وہ اپنی نقل و حرکت میں بھی ماحولیاتی عناصر کا خیال رکھتا تھا۔ اس کے برعکس موجودہ دور میں انسان اپنے ہی ہاتھوں سے ماحولیاتی عناصر کو نیست و نابود کرنے پر تلا ہوا ہے۔
ماحولیاتی عناصر کو یہودیت کی مذہبی تعلیمات کے حوالے سے دیکھیں تو جب اللہ نے پہلے انسان کو پیدا کیا تو اسے تمام درختوں کے پاس لے گیا اور اس سے فرمایا میری تخلیق دیکھو کیسی خوبصورت ہے جو کچھ میں نے پیدا کیا ہے تمہارے لیے پیدا کیا ہے اور تم کائنات کو برباد نہیں کرو گے کیونکہ اگر تم نے اس کو برباد کیا تو کوئی اس کو ٹھیک نہیں کر سکتا آج ہم خود ہی فطرت کو خراب کر رہے ہیں۔
عیسائیت میں بھی اسی طرح ہے کہ انسان کائنات کا خادم ہے مگر اس نے اپنے آپ کو مالک سمجھنا شروع کر دیا ہے کتابِ عیسیؑ میں پیدائش کے بارے درج ہے کہ خداوند نے نباتات کو پیدا کیا ہے اور زمین کو ان کو اگانے کا حکم دیا ہے اور خدا نے ہی مچھلی اور جانوروں اور سمندری و فضائی اور اور رینگنے والے جانوروں کو پیدا کیا ہے اور اس نے ہی پانی سمندر دریا نہر ندی نالے بارش کو پیدا کیا اور انسان کو اس کائنات کا خادم مقرر کیا گیا تھا وہ اپنے فرائض سے غافل ہو کر اس کا مالک بن گیا ہے اور آج جتنی بھی موسمی تبدیلیاں یا وسائل کی تجدید کاری ہے ہے زندگی کے مسائل ہیں یا پانی کی آلودگی کے مسائل آبادی کے مسائل ہیں یا جنگلی حیات کے سب میں جو ہستی قصور وار ہے عیسائیت کی نظر میں وہ انسان ہی ہے۔ جو مالک بن کر ماحول کو خراب کرنے پر تلا ہوا ہے۔
اگر ہم مذہب اسلام کے تناظر میں ماحولیات کے حوالے سے دیکھتے ہیں تو نہ صرف قرآن مجید بلکہ احادیث میں بھی اس کا تذکرہ متعدد بار ملتا ہے اسلام کے مطابق اللہ تعالی نے کائنات میں موجود اشعار 47 نباتات جمادات حشرات غرض ہر چیز کو بنی نوع انسان کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے۔
ارشاد باری تعالی ہے کہ

> "اور مسخر کر دیا ہے اللہ تعالی نے تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔" (7)

سورہ ابراہیم میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"جب سنادیا تیرے رب نے کہ اگر احسان مانو گے تو وہ اور بھی دگنا تم کو دے گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے"۔ (8)

اس آیت میں اشارہ ہے کہ اگر ہم قدرت کی عطا کردہ وسائل کا درست استعمال کرتے رہتے ہیں تو اللہ ہمیں مزید عطا کرتا جائے گا اور اگر ہم ان کو تباہ و برباد کر کے اللہ کی ناشکری کریں گے تو اس کی سزا کے طور پر اللہ ہم سے اپنی نعمتوں کو چھین کر ہمیں عذاب دے گا موجودہ صورتحال میں اگر ہم اپنے گردوپیش میں نظر دوڑاتے ہیں تو واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ جس وقت سے انسانوں نے اللہ کے نظام میں دخل اندازی شروع کی ہے تب بھی ہمارے مخالف ہو گیا ہے یہ بنی نوع انسان نے میں نے جو دخل اندازی کی ہے وہ اس کی سزا بھگت رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے فرامین بھی اس حوالے سے موجود ہیں اور مختلف احادیث فیس بک میں ماحولیات کے بارے میں کئی حوالے ملتے ہیں اور بھی فرد کا تذکرہ بھی موجود ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کہ ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں اس کے درختوں کو نہ کاٹا جائے اور اس میں شکار نہ کیا جائے۔"(9)

آپ ﷺ نے درختوں کے کٹاؤ اور پرندوں کے شکار کی ممانعت فرمادی رسول اللہ ﷺ نے جنگ کے مواقع پر بھی بلا وجہ درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا اور جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھنا لازم قرار دیا۔

ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

"کوئی مسلمان جو پودا لگاتا ہے یا کھیتی اگاتا ہے اور پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ جانور وغیرہ کھاتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔"(10)

تو گویا یا ہمارے ہاتھ سے لگائے جانے والے درخت طوطے کے بغیر ہمارے لیے اجر و ثواب کا باعث بنتے ہیں اور ماحولیات کی بہتری کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔

مذاہب عالم کی تعلیمات کے ساتھ اب ہم ماحولیات کا جدید دور میں جائزہ لیتے ہیں۔

ماحول اور انسان کے حوالے سے دیکھا جائے تو ہمارے ادیب و شعراء اور نقاد ہی نہیں بلکہ ہر شعبے کے افراد نے اس حوالے سے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے مگر باقاعدگی سے ماحولیات کو خاص موضوع بنا کر لکھنے کا آغاز بہت ہی بعد میں ہوا۔اس کی وجہ شاید یہ ہے تنقیدی دبستان کے نمائندہ حضرات ہیں جن بڑے بڑے نامور مفکر ادیب اور نظریہ ساز نماز مثلاً(رولاں بارت، دریدا، سوشیور، لیوتار، فوکو، ایڈورڈ سعید، ماشرے، ٹیری ایگلٹن چکرورتی، اور کئی دیگر) نے تنقید میں فلسفہ اور اس کی کئی جہتوں پر تو خوب خامہ فرسائی کی مگر ماحولیات کے حوالے سے بہت کم لکھا۔شاید یہی وجہ ہے کہ ماحولیاتی تنقید کی نمائندگی کرنے والے بہت ہی کم اور گنے چنے دانشور ادیب اور استاد نظر آتے ہیں۔جن کے خیالات و نظریات فطرت انسان اور ماحول کے تعلق کو اجاگر کرتے ہیں۔

باضابطہ طور پر "ماحولیاتی تنقید" کے آغاز کے حوالے سے جب ہم بات کرتے ہیں تو دوسری عالمی جنگ 1939-1945 کے دوران ہونے والے ایٹمی دھماکوں کے پس منظر میں ماحولیاتی تنقید کا جنم ہوتا ہوا نظر آتا ہے جس وقت انسان نے طاقت کے بل بوتے پر اور تکبر کے نشے میں مخمور ہو کر نہایت خطرناک اور ضرر رساں جوہری ہتھیاروں کو استعمال کر کے ماحول کو خراب کر کے رکھ دیا۔جس کا خمیازہ اس وقت موجود انسانی نسل بلکہ آنے والے تمام لوگ بھگت رہے ہیں۔ہو سکتا ہے رہتی دنیا تک بھگتتے رہیں۔ادبی دنیا میں اس کو منظر عام پر آئے ہوئے نصف صدی سے بھی کم عرصہ ہوا ہے لیکن اس کا دائرہ وسیع ہے جس میں ماحولیاتی عناصر فطرت کی عکاس تحاریر، شاعری، جنگلی حیات کے قصے کہانیوں کے متن پر بحث کی جاتی ہے۔

ماحولیات سے متعلق مباحث اور تنقیدی شعور کا آغاز "لارنس بائل" اور "جونتھن بیٹ" نے کیا۔ مگر اس سے قبل کی بات کی جائے تو اے آر اگوان لکھتے ہیں کہ:

"سب سے اول Gilbert white جو وسط تیرھویں صدی میں تھا کو ecology کا بانی مانا جاتا ہے وسط تیرھویں صدی کا زمانہ فطرت پسند Naturalist فلسفیوں کا زمانہ تھا۔جب ان میں یہ بحث چھڑی کہ کیا فطرت میں ترتیب ہے جس کا احترام اور تحفظ کیا جانا چاہیے۔"

(11)

تحریک کے طور پر ماحولیاتی تنقید کی پہلی لہر 1960 میں "ریچل کیریسن" کی کتاب "سائلنٹ سپرنگ" سے امریکہ میں شروع ہوئی جس میں کیریسن نے امریکی معاشرے کو درپیش مسائل جو ماحول کے بگاڑ کا موجب ہے اور یہ مسائل کیوں کر سامنے آرہے ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں اس پر بحث کی گئی ہے جس کی وجہ اس کتاب کو امریکہ میں کافی مخالفت کا سامنا بھی رہا مگر یہ ہی کتاب ماحولیاتی انصاف اور آگاہی کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

1990 کی دہائی میں ماحولیاتی تنقید کی دوسری لہر کا آغاز ہوتا ہے اور اس میں ایسے نقاد کی شمولیت ہوتی ہے جن کی کوششوں سے ہی اس تنقیدی نقطہ نظر کو ایک دبستان کی شکل دی گئی 1992 میں ایک ماحولیاتی ادبی تنظیم association for the studies of literature and environment (ASLA) قائم ہوئی تھی۔ جس کے قیام کا مقصد ہی ماحولیاتی ادب پر تحقیق کرنا اور اس کی ترقی کے لیے کوشاں رہنا تھا۔ اس ضمن میں کین ہلٹنز لکھتے ہیں:

"1993 میں پیٹرک مرفی (Murphy Patrick) نے interdisciplinary studies and literature and environment (ISLE) رسالہ شروع کیا جو ماحولیاتی فکر کو اجاگر کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم ثابت ہوا"۔ (12)

بیسوی صدی کے اواخر تک ماحولیاتی تنقید کو اپنے جداگانہ حیثیت منوانے میں کامیابی مل ہی گئی تھی۔ غور کیا جائے تو ادبی منظر نامے پر خود کو منوانے میں ماحولیاتی تنقید کو قریب 30 سال لگ گئے تھے۔ جب کہ اس کے برعکس دیگر تنقیدی نظریات ساختیات ، نوآبادیات، نوتاریخیت، نومارکسیت وغیرہ کو بہت جلد ہی مقام مل گیا تھا۔

ماحولیاتی تنقید کو اپنا لوہا منوانے میں جو زیادہ وقت درکار ہوا اس کے پس منظر میں جو اسباب تھے ان میں سے سب سے اہم سبب یہ تھا کہ ماحولیاتی ادبی اصطلاح کی اساس رکھنے والے لوگ باقاعدہ طور پر ادبی نقاد نہ تھے جبکہ دوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ ماحولیاتی تنقید کے آغاز نے ماحول کو صاف کرنے والی کاوشوں کے سبب ایک طرح کا چیلنج کا سامنا تھا۔ سو اس نے اس ضمن میں کوششیں تو کیں مگر ماحولیاتی تنقید اور اس کے ہم عصر تنقیدی نظریات کے درمیان دوری اور مغائرت کی اصل وجہ ان دو امور کا تصور دینا اور مطالعاتی منہاج بھی تھا ہے۔ اس سلسلے میں معروف ناقد ارسلا کے ہیسی بیان کرتے ہیں کہ:

"تاریخی نفسیاتی مارکسی ساختیاتی مابعد جدید تنقید جیسے دبستانوں میں دنیا سے مراد سماجی اور نفسیاتی دنیا ہے یہ سب نظریات قدر کرتے ہیں وہ زبان معاشرہ تاریخ سیاست معیشت اور لاشعور جیسے عناصر سے مرکب ہوتا ہے ماحولیاتی تنقید اس تصور دنیا اور انسانی تجربے کی تعبیر پر سوال قائم کرتی ہے۔" (13)

اب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ مختلف ادباء و نقاد ماحولیاتی تنقید کی تعریف کن الفاظ میں کرتے نظر آتے ہیں اور کس کی نظر میں ماحولیاتی تنقید کیا ہے؟ اس ضمن میں جو مواد حاصل ہوا ہے۔ اس کا تعلق امریکی برطانوی اور یورپی ادب او ناقدین کے ہاں ہی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اردو زبان میں ماحولیاتی تنقید پر مشتمل کتب جب نہ ہونے کے برابر ہیں اور جو ہیں وہ بھی زیادہ تراجم یعنی انگریزی زبان سے اردو ترجمہ کی گئی ہیں۔

ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے شیرل گلاٹ فیلٹی (Cheryl Glotfelty) کچھ اس طرح اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں:-

"ماحولیاتی تنقید کا بنیادی مقصد صرف یہ ہے کہ انسانی دنیا طبعی دنیا سے منسلک ہے اس پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کے اثرات کو قبول بھی کرتی ہے ماحولیاتی تنقید فطرت اور ثقافت کے مابین باہمی روابط بالخصوص ادب اور زبان کے ثقافتی اوضاع کو موضوع بناتی ہے۔ ایک تنقیدی موقف کی حیثیت سے یہ ایک طرف ادب سے وابستہ ہے اور دوسری طرف زمین سے جب کہ ایک ایک نظری کلامیے کے طور پر یہ انسانی اور غیر انسانی مخلوق کے مابین مکالمے کی راہ ہموار کرتی ہے۔ (14)

Simon Estok کہتے ہیں کہ ماحولیاتی تنقید کا کام مطالعہ فطرت یا ادب میں فطرت کی عکاسی کے مطالعے سے کہیں زیادہ ہے وہ ماحولیاتی تنقید کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ہوئے اس طرح کہتے ہیں:

It is a theory that is committed to affecting change by analyzing the " function thematic artistic social historical ideological theoretical or otherwise of natural environment or aspects of it represented in documents to material practices in material (literary or other) that contribute (15)words.")

ولیم ہاورتھ William Howarth کے مطابق ماحولیاتی تنقید کچھ اس طرح ہے:

"ماحولیاتی تنقید فطرت اور کلچر کے درمیان ہمہ وقت موجود ان علامتوں اور قدری اشاروں کا مشاہدہ کرتی ہے جو ہیئت اور معنی کا تعین کرتے ہیں ماحولیاتی تنقید ہمیں باور کراتی ہے کہ زندگی کلام کرتی ہے" (16)

Cheryl Glotfelty ماحولیاتی تنقید کی تعریف کچھ اس انداز میں کرتی نظر آتی ہیں:

Eco criticism is the study of the relationship between literature and the " (17)physical environment"[1]

ڈاکٹر اورنگزیب نیازی کے مطابق ماحولیاتی تنقید کی تعریف اس انداز سے سے سامنے لائی گئی ہے وہ لکھتے ہیں کہ:

"ماحولیاتی تنقید ادب اور طبعی ماحول کے مابین رشتوں کے مطالعہ کا نام ہے"(18)

شیرل ٹیفلٹی ماحولیاتی تنقید کے بارے میں اپنا نقطہ نظر کو اس طرح واضح کرتے ہوئے نظر آتی ہیں:

"ماحولیاتی تنقید کیا ہے سادہ لفظوں میں ماحولیاتی تنقید ادب اور طبعی ماحول کے مابین رشتوں کے مطالعہ کا نام ہے جیسے تانیثی تنقید اس منفی شعور کے تناظر میں ادب اور زبان کا جائزہ لیتی ہے اور مارکسی تنقید پیداوار اور معاشی طبقات کی روشنی میں ادب کے مرکز مطالعہ بناتی ہے مرکز منہاج اختیار کرتی ہے۔" (19)

مندرجہ بالا نظریات و تعریفات کو دیکھنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کے ماحولیاتی تنقید اپنے موضوعات مسائل ترجیحات و دلائل کے حوالے سے معاصر تنقیدی دبستان والوں سے الگ درجہ رکھتی ہے کیونکہ ماحولیاتی تنقید کا محرک فطرت کو لاحق حقیقی خطرات ہیں جبکہ ساختیات پس ساختیات نومارکسیت اور مابعد نو آبادیات کے محرکات لسانی یں فلسفیاتی ثقافتی و تاریخی ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کے اساطیری عہد کے بعد دنیا کا تصور کچھ اس طرح بنایا گیا تھا کہ اس میں انسان کے تمام افعال میں ثقافت کو نمایاں اہمیت حاصل رہی تھی جس کی وجہ سے اس وقت اور فطرت میں نہ صرف فاصلہ حائل ہو گیا تھا بلکہ اکثر ثقافت کو فطرت پر ترجیح دی جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے ہمارے ادیبوں نقادوں اور فلاسفروں نے اپنی اپنی صلاحیتوں کو دنیا میں اپنے اپنے زیر اثر کرنا شروع کر دیا تھا اور اس کی واضح مثال پہلے سے موجود نظریات میں باآسانی دیکھی جاسکتی ہیں کہ کیسے ان کی دلچسپی کا محور صرف سمٹ کر ثقافتی حد تک رہ گیا تھا جب کہ ماحولیاتی تنقید ان سے ہٹ کر فطرت ادب اور انسانی رویوں پر بات کرتی اور سوال اٹھاتی نظر آتی ہے۔

۲۔ادب اور ماحولیات

ماحولیات کا بنیادی تصور کچھ یوں ہے کہ کہ ہر شے دوسری شے سے جڑی ہوئی ہے یہ انسلاک روزِاول سے جاری ہے۔ ناقدین نے اسی مضبوط رشتے کو بنیاد بنا کر اس کا اطلاق ادب پر کیا ہے اور ادب کی ماحولیاتی شعریات دریافت کرنے کی کوشش کی جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ماحول میں موجود کوئی بھی چیز ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتی اسی طرح ادب کے ماحول میں خاک و خون ہو یا پھر کوئی ادبی واقعہ ادب کی تخلیق میں آنے والے عوامل تاریخی سیاسی سوانحی ادب تخلیق کرنے والے ذرائع صنف کی رسمیات اور زبان ادب کے تخلیق کار اور اس سے استفادہ کرنے والے کردار مصنف اور قاری یہ تمام ہی ایک دوسرے کے ساتھ ایک

زنجیر میں پروئے ہوئے ہیں ان کے اثرات ایک دوسرے کے اوپر اثرانداز ہوتے نظراتے ہیں اسی طرح ماحولیاتی تنقید کے تناظر میں ہیئتی تنقید یہ دعوی کرتی نظر آتی ہے کہ ادب ایک خود مختار ہے جبکہ دوسری طرف ماحولیاتی تنقید کا مفروضے پر قائم ہے۔ یہ تنقید کے مماثل نظر آتا ہے اگر ماحولیاتی تنقید میں ساختیات کی بہ نسبت رشتوں کے نظام کو کافی زیادہ غصہ اسلحے کی تنقید میں میں ماحولیاتی تصورات کا اطلاق ادب پر کیا جاتا ہے اور اس میں انسانی ثقافت اور فطرت کے درمیان موجود رشتوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور یہ مطالعہ ہے کسی کو برتر یا قرار دینے کی بجائے آئے مساوی اور آپسی عزت واحترام کے کے رشتے پر مبنی ہوتا ہے۔

ماحولیاتی تنقید اپنی ادبی حیثیت میں کسی تنقیدی تھیوری سے زیادہ ایک طرز مطالعہ کا نام ہے ادب اور ماحول کے رشتے پر اٹھائے گئے سوال نے جس تنقیدی طرز مطالعہ کی بنیاد قائم کی اس کو دور اولین میں "سبز انتقاد""ماحولیاتی شعریات""سبز شعریات"اور سبز ثقافتی مطالعات کا نام دیا گیا تھا جوزف میکر ادب اور ماحولیات کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"انسان زمین کی وہاد ادب تخلیق کرنے والی مخلوق ہے اگر ادب کی تخلیق انسانی کا منفرد بس ہے ہے تو پھر انسانی رویوں اور قدرتی ماحول پر اس کے افراد کی بھی صفائی اور ایماندارانہ تحقیقات ہونی چاہیے آئے تا کہ یہ تعین ہو سکے کہ انسانیت کی فلاح اور بقاکے لیے ادب کا کیا کردار ہے نیز یہ دوسری انواع اور ارد گرد کی دنیا کے ساتھ انسانی رشتوں میں کنوں سیر توں کو نمایاں کرتا ہے ہے کیا یہ ایک ایسی سر گرمی ہے جو ہمیشہ دنیا سے قریب کرتی ہے یا ہمارے اندر اس کے لیے کدورت جنم دیتی ہے؟ فطرت کے انتخاب اور ارتقا کے اس ناقابل رحم تناظر میں کیا ادب ہماری بقا کے لیے زیادہ کردار ادا کرتا ہے یا ہماری معدومیت کے لئے۔"۔ (20)

ولیم روئیکرٹ ادب کو توانائی محفوظ کرنے کا ذخیرہ اور ہماری زبان کو تخلیقی توانائی کو محفوظ کرنے والے ذرائع میں سے ہی ایک ذریعہ قرار دیتا ہے اس کا خیال ہے کہ یہ محفوظ کی گئی توانائی تخلیقی توانائی اور زبان کے مراکز سے ہی ادب میں منتقل ہوتی ہے اور پھر یہی توانائی جب قاری اس فن پارے سے فیض یاب ہوتا ہے تو کاری کی طرف بہتی ہے اور قاری سے پھر قوت متخیلہ اور پھر زبان کے مراکز کی طرف ولیم روئیکرٹ کا کہنا ہے کہ:

"ادب میں بہنے والی توانائی قابل تجدید ہوتی ہے سورج سے خارج ہونے والی توانائی کے برعکس ادب کی محفوظ توانائی ختم یا منتشر نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسرے متون میں منقلب ہو جاتی ہے۔"۔ (21)

ولیم روئے کرٹ کے اس دعوے کی تائید معاصر تنقیدی نظریات بھی کرتے ہیں۔ دیکھا جائے تو روئیکرٹ کے یہ خیالات ماحولیات کے سائنسی تصورات اور ادبی تخلیقی تجربے کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کی ایک مضبوط کوشش ہے۔ مگر ان کی یہ صرف اور صرف ادب اور ماحولیات کے رشتوں کی وضاحت کرتی ہے اس لحاظ سے یہ محدود ہے۔

"اس حوالے سے ہی وین ڈیل ہیرس نے اپنے مضمون (towards an ecological criticism contextual versus unconditioned literacy theory) میں ادب اور طبعی دنیا کے تمام ممکنہ رشتوں کو اس تعریف میں شامل کر کے ماحولیاتی تنقید کے کردار کو مزید وسعت دی ہے-" (22)

ماحولیات اور ادب کے تعلق کے حوالے سے جب ہم دیگر دبستانوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ماحولیاتی تنقید ان سب سے ہٹ کر سوال اٹھاتی نظر آتی ہے جیسا کہ:-

فطرت کی حفاظت، عزت کے سلسلے میں انسان کی جو جو ذمہ داریاں ہیں۔ ہمارے تخلیق کا قلم اٹھا رہے ہیں یا ان سے کنارہ کشی اختیار کر گئے ہیں؟

ماحول کی ترجمانی کس انداز سے کی گئی ہے؟ کیسے فطرتی مناظر بادل بارش ندی نالے دریا سمندر پرندے جانور پہاڑ ہوا کے تو غیرہ کو فکشن یا شاعری میں پیش کر رہے ہیں؟

ہماری فطرت کو جو خطرات لاحق ہیں ان کو ادب میں کس طرح بیان کیا جا رہا ہے؟

غور کیا جائے تو ماحولیاتی تنقید کے تین پہلو سامنے نظر آتے ہیں پہلا یہ کہ ادب کے اصول بھی قریب قریب وہی ہیں جو ماحولیات کے ہیں دوسرا کچھ یوں ہے کہ انسانی ثقافت اور طبعی دنیا میں کوئی مغائرت نہیں ہے اور تیسرا یہ کہ انسان نے طبعی دنیا کی تسخیر کے چکر میں اسے تباہ کر کے رکھ دیا ہے اور بذات خود ہی اپنی سلامتی کو خطرات کا شکار کر لیا ہے۔

ماحولیاتی تنقید انسانی تجربات میں سے ہی ایک نیا تصور ہمارے سامنے لے کر آتی ہے کہ انسان کا تجربہ اس کی ثقافت میں جڑیں رکھتا ہے اور یہ انسانی ثقافت سماجی دنیا کے ساتھ ساتھ طبعی دنیا سے بھی منسلک ہے اور اسی وجہ سے وہ طبعی دنیا سے متاثر بھی ہوتی ہے اور اسے متاثر بھی کرتی ہے۔اس سلسلے میں شیرل گلاٹفٹی لکھتے ہیں کہ :

"ایک تنقیدی موقف کے طور پر اس کا ایک قدم آدمی اور دوسرا زمین پر ہے اور ایک نظری کلامیہ کے طور پر وہ انسانی اور غیر انسانی دنیا کے درمیان رابطہ استوار کرتی ہے۔" (23)

ایکو کریٹیسزم نے انگریزی ادب خاص طور پر امریکہ کے قدیم ادب میں پائی جانے والی راعیانہ ادبی روایت پر خاص طور پر بہت زیادہ توجہ دی ہے۔اور یہ راعیانہ ادب، چراگاہوں جنگلوں دریاؤں اور دیہاتی زندگی کی الگ ہی تصویر دکھاتا نظر آتا ہے یہ سائنس وٹیکنالوجی کی حامل معاشرت واخلاقی وروحانی قدروں سے عاری زندگی کے مقابلے میں ایک ایک سبز دنیا کا تصور پیش کرتا ہے۔اس ضمن میں شیرل گلاٹفٹی مذید لکھتے ہیں کہ :

"سبز دنیا بنیادی طور پر شہری دنیا سے مکمل لاتعلقی اور حقیقی دنیا کی طرف مراجعت کے کے لیے وجود میں آتی ہے۔راعیانیت حال اور مستقبل میں فطرت اور اس کی پیچیدگیوں کی سائنسی تفہیم اس کی قدیم طاقت اور اس کے استحکام کے لئے منطقی آگاہی کا تقاضا کرتی ہے نیز یہ بہ زعم خود مہذب معاشرے کی اقدار پر سوال اٹھاتی ہے۔" (24)

۳۔ماحولیاتی شعور رومانوی شعور

رومانوی شاعری میں فطرت کو بہت ہی ترجیح دی جاتی ہے۔اس میں فطرت اور اس کی جزئیات کی نہ صرف تعریف کی جاتی ہے بلکہ اس کی تشریح و تعبیر میں جو بھی معنویت پائی جاتی ہے۔رومانوی شاعری اس کی بھی گرہیں کھولتی ہے جبکہ ماحولیاتی شعور میں فطرت نگاری کو اس کی موجودہ صورتحال کے تحت دیکھا جاتا ہے ہے فطرت میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور تبدیلیوں کے رونما ہونے سے انسانوں جانوروں اور دیگر مخلوقات پر جو اثرات مرتب ہو رہے ہیں ان کے مطالعہ کے وقت ماحولیاتی شعور کے نام سے سے موسوم کیا جاتا ہے۔

قصہ مختصر مذکورہ بحث کا حاصلِ کلام یہ ہے کہ رومانوی شاعری میں فطرت کو ایک جز کے طور پر لیا جاتا ہے جس میں ماحول اس ماحول میں موجود اشیاء کی خوبصورتی کو بیان کیا جاتا ہے لیکن ماحولیاتی تنقید میں فطرت کی تمام جزئیات کیفیات اور ان کے اثرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اس ماحول کا عکس ادب میں کیسے نمایاں ہو رہا ہے اور اس میں ہونے والی تبدیلیوں کے کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

۴۔اردو زبان وادب میں ماحولیاتی تنقید:

زمانہ قدیم میں رومانوی تحریک ترقی پسند تحریک تانیثیت ساختیات، جدیدیت مابعد جدیدیت مارکسیت ، مارکسی تانیثیت نوآبادیات، مابعد نوبادیات وغیرہ کے بعد دیگر اردو ادب ہیں مشہور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنا جداگانہ مقام بناتے گئے۔ٹھیک اسی طرح بیسویں صدی کے اخیر اور اکیسویں صدی کے آغاز میں ہونے والے صنعتی انقلاب میں ایٹمی ہتھیاروں کی جنگوں میں ہونے والا بے جا استعمال، بڑھتی ہوئی آبادی اور انسانوں کا قدرت کے عطا کردہ وسائل کا بے دریغ استعمال اور ضیاع نے ادب کو ایک نئے رجحان سے روشناس کروایا ہے جسے ماحولیاتی تنقید کا نام دیا گیا ہے۔یہ رجحان اردو ادب میں ابھی نیا نیا ہے۔

اردو شعر و ادب میں ماحول اور فطرت کے عناصر کے استعمال کے آثار تو ابتدائی دور سے ہی نظر آتے ہیں مگر اس سب کے ساتھ ہی فطرت اور ماحول کو جو مسائل درپیش تھے اور یہ کس حد تک سنگین تھے اس پر کوئی خاطر خواہ توجہ نہ دی گئی اس کی واضح مثال کچھ ایسی ہے کہ ایک روز ہونے والے ایٹمی دھماکوں سے ہونے

والے نقصانات پر تو لکھا جاتا رہا ہے مگر اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہولناکی کی طرف کسی نے کوئی توجہ نہ دی۔ ہمارے ادیب و مفکرین شعراء اور ناقدین نے اپنے متن میں ساری کوشش صرف اور صرف ملکی و غیر ملکی مسائل پر ہی رکھی ہیں۔

فنکار کا اپنے ارد گرد کے ماحول اور اس میں ہونے والے واقعات سے بہت گہرا تعلق ہوتا ہے لیکن وہ صرف ماحول کا ہی ہو کر نہیں رہتا ہے بلکہ دیگر نمائندگان سماج مؤرخ اور صحافی حضرات کا بھی کام سرانجام دیتا ہے۔ اس لیے ہر ادیب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے زمانے کا بہترین نبض شناس ہوتا ہے کیونکہ کوئی بھی فنکار اپنے اندر کے داخلی خیالات سے جب متاثر ہوتا ہے تو تب ہی لکھتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی خارجی کیفیات کو بھی خارجی ادب نہیں کہا جا سکتا۔ ماحول کیسا بھی ہو حساس لوگوں پر گہرے اثرات چھوڑتا ہے۔ اور کسی بھی معاشرے کے شعراء اور ادبا کا تعلق حساس طبقے سے ہی ہوتا ہے۔ اس سلسلے کرتے معروف نقاد گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں کہ :

> "فنکار اپنے ماحول کا پروردہ ہونے کے باوجود تخلیقی سطح پر اس سے اپنا رشتہ منقطع کرتا ہے اس کو کرنے والے واقعات یا کردار کی بناء پر اپنے فنی وجود کی سچائی کا احساس دلاتے ہیں" (25)

اب اگر اردو ادب کے کینوس کو دیکھا جائے تو دیگر تنقیدی دبستانوں کی طرح ماحولیاتی تنقید بھی ہمارے ہاں کافی دیر سے پہنچی ہے اور ابھی تک اس میں کوئی خاطر خواہ کام باقاعدہ طور پر نہیں کیا گیا ہے صرف اور صرف چند مضامین لکھے گئے ہیں اور کچھ ترجمہ شدہ مضامین ایک ترجمہ شدہ مضامین پر مشتمل کتاب اورنگزیب نیازی کی ہے جو انہوں نے ماحولیاتی تنقید کے بنیادی مباحث پر مشتمل مضامین کا ترجمہ کر کے مرتب کی ہے۔ اس کے علاوہ نسترن احسن فتیحی کی کتاب "آئی کو فیمنازم اور اردو افسانہ" ہے لیکن اگر ہم فنکشن یا شاعری کی بات کرتے ہیں تو ہمارے ہاں ادب کی تمام اصناف میں ماحولیاتی تنقید کے آثار پائے جاتے ہیں ذیل میں ہم چند اور شعرا کا تذکرہ کریں گے جن کے ہاں اس پر مشتمل مواد پایا جاتا ہے۔

اردو ادب کی تمام ادبی اصناف میں ہمیں ماحولیاتی عناصر کا تذکرہ تو ملتا ہے۔ مگر بطور تنقید و تجزیہ کے حوالے سے اس پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا گیا۔۔ تنقیدی حوالے سے اگر دیکھا جائے تو امداد امام اثر کا تنقیدی نظریہ میں امداد امام اثر اردو ادب کو میں باغبانی دھان ان سبزیوں فصلوں شفٹ برف ریگستان سورج چاند شجر حجر ہر شام و سحر سرسوں جنگلی پودوں جنگل وغیرہ کا پہلا ماحولیاتی نقاد کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی تحقیقی و تنقیدی کتاب "کاشف الحقائق" میں باغبانی دانت سبزیوں پھلوں شفقت برف ریگستان سورج چاند شجر شام سحر سرسوں جنگل اور پودوں جیسی ماحولیاتی علامتوں کو شاعری میں استعمال کرتے ہوئے ان کو ماحولیاتی معنویت دیتے ہوئے اس کو اردو تنقید میں ایک نظریہ کے طور پر پیش کیا تھا۔

اردو افسانے کے دوران اولین کو ماحولیاتی تنقیدی ہندی میں دیکھیں تو ہمیں کی بڑے بڑے افسانہ نگاروں کے ہاں ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے کام ملتا ہے یہاں تک کہ اولین افسانہ نگاروں کے ہاں بھی ہمیں یہ رنگ بخوبی نظر آتا ہے ان افسانہ نگاروں میں سجاد حیدر یلدرم، پریم چند، منٹو، راجندر سنگھ بیدی، احمد ندیم قاسمی، ابن سعید، عبداللہ حسین، مسعود اشعر، حسن منظر، فہیم اعظمی، خالدہ حسین، طاہرہ اقبال، انتظار حسین، محمد حمید شاہد زتوصیف احمد ملک وغیرہ کے ہاں ہمیں ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے مواد ملتا ہے لیکن یہ تمام افسانے باقاعدہ طور پر ماحولیاتی تنقید کے زیر اثر نہیں لکھے گئے کیونکہ فنکار ہو یا ادیب شاعر ہو یا تنقید نگار یا پھر محقق سب پر ان کا ماحول اثر انداز ہوتا ہے مگر اب اردو ادب میں بھی باقاعدہ طور پر ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے نہ صرف افسانے بلکہ دیگر اصناف میں بھی کام ہو رہا ہے۔

ماحولیاتی تنقید اور فلم کی دنیا کے تعلق کو بیان کیا جائے تو اردو ادب میں پہلی فلم جو ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے بنی ہے یہ ایک اینیمیٹڈ فلم ہے جو جنگلی حیات کے حوالے سے بنائی گئی ہے جس کا پیغام جنگلی حیات کا تحفظ ہے اس فلم کا نام "اللہ یار اینڈ دی لیجنڈ اف مارخور" ہے۔ جس کی کہانی عزیز ظہیر خان نے لکھی ہے۔ اگر اس کی کہانی کا پس منظر دیکھتے ہیں تو وہ کچھ یوں ہے اللہ یار اپنے خاندان کے ساتھ خوش حال زندگی گزار رہا ہوتا ہے کہ ان سے الگ ہو کر جنگل میں پہنچ جاتا ہے اور وہاں اس کی دوستی جانوروں سے ہو جاتی ہے اور وہ اپنے ان دوستوں کے ساتھ مل کر شکاریوں کا مقابلہ کرتا ہے اور مارخور کو شکاریوں سے بچا کر اس کے گھر تک

پہنچاتا ہے یوں اس فلم میں ہم انسانوں کے لیے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ ہمیں اپنے ساتھ ساتھ اپنے ماحول اور اس میں موجود دیگر جاندار و بے جان اجسام کا بھی خیال رکھنا چاہیے کیونکہ ان کی بقا سے ہی ہماری حیات قائم ہے۔

ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے دیکھیں تو ناولوں میں بھی ہمیں بہت سے ماحولیاتی تنقید کے آثار نظر آتے ہیں اس حوالے سے حجاب کا ناول "پاگل خانہ" جو 1988 میں منظر عام پر آیا تھا۔ اپنی نوعیت کا پہلا ناول ہے جس میں ماحولیاتی مسائل کو زیر بحث لایا گیا تھا اس کے بعد 1992 میں مستنصر حسین تارڑ کا ناول "بہاؤ" بھی ماحولیات کے حوالے سے لکھا گیا ہے 2004 میں ارشد چہال کا ناول "پہاڑ گلی" 2015 میں عاطف علیم کا ناول "مشک پوری کی ملکہ" 2017 میں خالد فتح محمد کا ناول "کوہ گراں" 2018 میں صفدر زیدی کا ناول "بھاگ بھری" 2019 میں سائنس اسکالر صادقہ خان کا ناول "دوام" اختر رضا سلیمی کے دو ناول "جندر" اور "جاگے ہیں خواب میں" اور وحید احمد کے دو ناول "مندری والا" اور "زینو" یہ تمام ناول ماحولیات کے فلسفے کے زیر اثر لکھے گئے ہیں۔

اگر ہم اردو ادب کا مطالعہ کرتے ہیں تو شاعری کا ایک بے پناہ ذخیرہ موجود ہے اردو ادب میں ماحولیات کے حوالے سے شاعری کا وسیع ذخیرہ ہمارے یہاں کے اکثر شعراء کرام کے کلام میں واضح طور پر پایا جاتا ہے۔ اس حوالے سے مولوی محمد اسماعیل میر ٹھی کے دیکھتے ہیں تو ان کے ہاں شاعری میں فرد اور فطرت کے رشتے کو موضوع بنا کر اس کا زمین کے ساتھ جو رشتہ ہے اس حوالے سے "نوائے زمستان" "جاڑا اور گرمی" "مثنوی" "آب زلال" "کوہ ہمالہ" جیسی نظمیں لکھی گئی ہیں۔ ان کے کلام کا کافی حصہ ایسا ہے کہ جس کا مطالعہ ماحولیاتی تنقید کے تناظر میں کیا جا سکتا ہے مجید امجد کے کلام میں بھی ماحولیات کے حوالے سے کافی کچھ لکھا گیا ہے خاص طور پر ان کی نظم "توسیع شہر" جس میں آبادی کے اضافے کے باعث سڑک کو وسیع کرنے کی غرض سے جو درخت کاٹے گئے اور قدرتی ماحول کو تباہ کیا گیا اس کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ لکھتے ہیں ہیں:

"بیس برس سے کھڑے تھے جو اس گاتی نہر کے دوار جھومتے کھیتوں کی سرحد پر بانکے پہرے دار
گھنے سہانے چھاؤں چھڑکتے بور لدے چھتنار
بیس ہزار میں بک گئے سارے ہرے بھرے اشجار
جن کی سانس کا ہر جھونکا تھا ایک عجیب طلسم
قاتل تیشے چیر گئے ان ساونتوں کے جسم
گری دھڑام سے گھائل پیڑوں کی نیلی دیوار
کٹتے ہیں کل جھڑتے پنجر چھٹتے برگ و بار
سہمی دھوپ کے زرد کفن میں لاشوں کے انبار
آج کھڑا میں سوچتا ہوں اس گاتی نہر کے دوار
اس مقتل میں صرف ایک میری سوچ لہکتی ڈال
مجھ پر بھی اب کاری ضرب اک اے آدم کی آل"(26)

اس کے علاوہ جن شعرا کے ہاں ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے مواد ملتا ہے ان محمود علی محمود کی "سورج داسی" بدیع الزماں کے ہاں "آم کا پیڑ میرے آنگن میں" نوبہار صابر کی "دھرتی کی خوشبو" حرمت الاکرام کی "اماوس کا چاند" میں ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے کافی زیادہ مواد ملتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی دیگر شعراء کے ہاں ہمیں ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے شواہد نظر آتے ہیں۔ ان میں پروین شاکر اور شاہد ماکلی بھی شامل ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

حوالہ جات

1) شمس الحق "ماحولیات" اسلام آباد: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۲۰۰۳ء، ص: ۱۰۱
2) شان الحق حقی، (مرتبہ) "فرہنگ تلفظ" اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، پاکستان، طبع اول ۱۹۹۵ء، ص: ۸۲۸
3) ماحولیات نظام، آزاد دائرہ المعارف، ویکیپیڈیا، ۲۲ مارچ ۲۰۲۰ء
4) مکین احسن کلیم "سائنسی وفنی ڈکشنری" ظ لاہور: اردو سائنٹس بورڈ، پاکستان، طبع ششم، ۲۰۱۷ء، ص: 343
5) نشتر، محمد اسلام "کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات" اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، طبع اول ۱۹۹۳ء
6) کرسٹوفر مینز، مشمولہ: The Nature and slince [Christopher Manes]
7) مولانا محمد جوناگڑھی، "القرآن" (مترجم)، مدینہ منورہ: شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ، کمپلیکس،، ژ، ص ۱۱۲۹
8) ایضاً، ص: 274
9) محمد بن عیسی، "سنن ترمذی، دیوبند": اشرفی بک ڈپو، ص ۳۵۴
10) ایضاً، ص ۱۲۷
11) اے۔آر۔اگوان، IOS, Islam and Environment، ۱۹۹۷ء، ص ۱۹۴
12) کین ہلٹنر [Ken Hiltner] مرتبہ Ecocriticism: The Essential Reader، نیویارک، روٹلج، ۲۰۱۵ء، ص ۱
13) ارسلا۔کے ہیس [Ursula K. Heise]، The Hichhiker's Guide to Ecocriticism، مشمولہ، Ecocriticism : The Essential Reader، مرتبہ کین ہلٹنر، ص ۱۶۴
14) شیرل گلاٹفیلٹی "Literary studies in an age of Enviornement Crisis"، مشمولہ The Ecoriticism Reader: Landmarks in Literary Ecology، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی، Pg-xix
15) Estok, Simon (2005)" Shakespeare's and Ecocriticism: an Analysis of Home and Power of King Lear, PP16-17 .
16) ولیم ہاورتھ [William Howarth]، "Some principles of ecocritism"، مشمولہ The Ecoriticism Reader: Landmarks in Literary Ecology Athens and London, : University of Georgia, PP43
17) Glotfelty, Cheryll (1996) and Harold Formm (Eds) The Ecocriticism Reader: Landmarks in Literary Ecology Athens and London: University of Georgia, PP4
18) اورنگ زیب نیازی، ڈاکٹر، (مترجم) "ماحولیاتی تنقید نظریہ اور عمل (منتخب مضامین)" لاہور: اردو سائنس بورڈ،، ۲۰۱۹ء، ص: ۱۷
19) ایضاً،، ص: ۸
20) ایضاً، ص: ۱۵-۱۶
21) جوزف میکر [Joseph Meeker]، The Comedy of Survival: Studies in Literary Ecology، چارلس: سکرائبر سنز، ۱۹۷۴ء، ص ۳-۴
22) ولیم روئیکرٹ [William Rueckert]، "literarture and Ecology: an experiment in ecoriticism" مشمولہ The Ecocriticism Reader: Landmark in Literary Ecology، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی، ۱۰۵-۱۲۳
23) شیرل گلاٹفیلٹی "Literary studies in an age of Enviornement Crisis"، مشمولہ The Ecoriticism Reader: Landmarks in Literary Ecology، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی، Pg-xix
24) شیرل گلاٹفیلٹی، ہیرلڈ فرام، The Ecoc itcism Reader، یونیورسٹی آف جارجیا پریس، جارجیا، ۱۹۹۶ء، ص: ۱۹
25) گوپی چند نارنگ، پروفیسر، "اردو افسانہ روایت اور مسائل" لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ء، ص: ۱۲۹
26) خواجہ محمد زکریا (مرتب)، "کلیاتِ مجید امجد" ممبئی: فرید بک ڈپو، 2011ء، ص: 352